پروفیسر رشید احمد انگوی
ڈائریکٹر الخلیل ریسرچ سنٹر لاہور

# توہین رسالت ۔۔۔ پس منظر

آسیہ بی بی کے حوالہ سے زیر بحث مسئلہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا دور جدید کی عالمی تاریخ سے کیا تعلق ہے؟ کیا یہ ضیاء آمریت کے دور کی تخلیق ہے؟ پوپ کا اس مسئلے سے کیا تعلق ہے؟۔۔۔اس کو دور جدید کے عالمی معاملات کا حصہ بنانے کا ذمہ دار ضیاء آمریت کا کردار نہیں' جمہوریت کی ماں برطانیہ کا طرز عمل ہے' جس نے ربع صدی قبل ملعون رشدی کا باب تخلیق کیا۔ 89-3-21 کے ''نوائے وقت'' اور 89-3-26 کے ''جسارت'' اور اس سے قبل ''جنگ'' میں شائع ہونے والے راقم کے مضمون کی چند سطور ملاحظہ ہوں ''واقعات کی کڑیاں بتاتی ہیں کہ اغلباً اہل مغرب اور امریکہ نے بزبان حال مسلمانوں کے خلاف دور جدید کی صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا ہے اور اس حکمت عملی کا بنیادی نقطہ ایک معلون شخص کے قلم سے ایک ناپاک تحریر کی اشاعت کروانا اور پھر اس کی بنیاد پر عالم کفر کی صف بندی کرنا شامل ہے' اب عالم اسلام کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس اور تعین کرے' کیا عالم اسلام کو بیدار کرنے کیلئے اس سے زیادہ کسی اور تازیانہ کی ضرورت ہے؟'' (براہیم کی تلاش ''صفحہ ۱۷) کیا آنے والے واقعات نے مذکورہ تصور کی تصدیق نہیں کر دی۔

کیا آپ کو یاد ہے کہ نیو ملینیئم کی دنیا بھر میں جو تقریبات ہوئیں ان میں بابائے کلیسا جناب پوپ نے پاکستان اور ہندوستان کے دورے میں کیا اہم ترین اعلان کیا تھا؟ انہوں نے ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا تھا کہ ''اکیسویں صدی ایشیاء کو عیسائی بنانے کی صدی ہوگی''

اس کے جلد بعد امریکی صدر بش کی قیادت میں اسلامی دنیا پر نائن الیون کے قصے کی بنیاد پر جو ظالمانہ جارحانہ دشمنانہ یلغار کی گئی دراصل یہ مذکورہ ''تبلیغی انقلاب'' کے لئے وہ مقدس جنگ ہے جس کا اعلان بش نے ''کروسیڈ'' کہہ کر کیا اور عراق وافغانستان کے بعد ہماری قبائلی زمینوں پر ڈرون حملوں کی صورت میں جاری ہے اور پینٹاگون کے سرکاری جریدے میں 2006ء میں شائع مضمون ''ری شیپنگ مڈل ایسٹ'' کے مطابق 2012ء تک (خاکم بدہن) پاکستان کو توڑ دینے کے لئے کی جارہی ہے۔ اور ایران' یمن' سعودی عرب کے بارے میں ناپاک عزائم ان کے بیانوں سے سامنے آتے رہتے ہیں' تو اس پوری صلیبی جنگ کی پہلی گھنٹی توہین رسالت بعنوان رشدی بجائی گئی' پھر تسلیمہ نسرین (بنگلہ دیشی) کا قصہ کھڑا کیا گیا' اور تازہ ترین ماضی قریب کے ابواب یورپ میں خاکوں کا ناپاک مشن'

حجاب کی راہ میں رکاوٹ' میناروں کے خلاف قانون سازی جیسے حالات و واقعات پر مشتمل ہیں اس دوران عامر چیمہ شہید نے جب یورپ کی سرزمین پر عشق رسول ﷺ کی راہ میں شہادت کا مرتبہ حاصل کیا تو امریکی حکمت عملی کے کارندے مشرف نے شہید کا جنازہ پنڈی لاہور گوجرانوالہ جیسے مقام پر ہونے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں کیونکہ اگر یہ جنازہ کراچی لاہور یا پنڈی یا ان تمام مقامات پر ہوتا تو شرکاء کی تعداد کروڑوں میں ہوتی' کہنا یہ ہے کہ وہی جنگ جو ایک جانب نیٹو کے اسلحہ سے لڑی جارہی ہے اسی کا اولین رخ یہ ہے کہ مسلمانوں کو توہین رسالت کے واقعات کے جھٹکے لگا کر ایذاء پہنچائی اور بے جان کیا جائے چونکہ ان کا مرکزی نقطہ ''ایشیاء کو عیسائی بنانا'' ہے تو اس کے لئے جنگی اور شہری محاذ پر عمل میں لائی جانے والی حکمت عملی ان کے ذہنوں میں پوشیدہ ہے مگر ان کی طویل تاریخ ونفسیاتی حقیقتوں پر نظر رکھنے والوں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے' راقم ان لوگوں میں شامل ہے' جنہوں نے موجودہ صدی کے آغاز میں اندزہ لگا لیا تھا کہ اہل مغرب کی نئی چال بازیوں میں برصغیر کی عیسائی اقلیت کو سامراجی مقاصد کی تکمیل کیلئے استعمال کرنا شامل ہوگا' اور ہم دیکھتے ہیں کہ جدید تخریبی ورکروں کو مسلمانوں کے لباس داڑھی پگڑی میں ملبوس کرنا اور اقلیتوں کو کبھی ایک حوالے سے اور کبھی دوسرے سے سامنے لانا تقریباً معمول بن گیا ہے' ٹی وی چینلوں کی بہار ہے بعض چینلز کا خصوصیت سے اپنی مخصوص ٹیم کے ہمراہ آسیہ کی آڑ میں مغربی طاقتوں کے خیالات کی ہم آہنگی میں غیر معمولی سرگرمی دکھانا خود ایک غور طلب صورتحال ہے' آسیہ کی جان عزیز ہے مگر عراق افغانستان اور وزیرستان میں لاکھوں بے گناہ انسانوں کا قتل کتنا قابل تعریف عمل ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں کیا تصورات ہیں' کیا آسیہ کا درد بتانے والوں نے کبھی اس پر بھی زبان کھولی ہے ایک اہل علم نے بجا طور پر سوال کیا ہے کہ اگر عدالتی معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینے پر سوات کے صوفی محمد اور دیگر داڑھی پگڑی والے مجرم ہیں تو اسی عمل کا مظاہرہ کرنے والے بغیر داڑھی والے مجرم کیوں نہیں۔ جو عمل ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ذمہ ہے اسے کوئی اور صاحب اختیار واقتدار اپنے ہاتھ لینے کا مجاز کیسے ہوگیا؟ ایک چینل پر پینل گفتگو کررہا تھا' جب بھی بات ہوتی کہ شریعت بنچ اور پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تو اینکر پرسن چیخ کر کہتی کہ یہ تو ''ضیاء آمریت'' کے دور کی بات ہوئی نا۔ یعنی ضیاء آمریت کے دور کی عدالت اور پارلیمنٹ کی حیثیت ہی کیا ہے؟ کیا موصوفہ یہ سننا پسند کریں گی کہ فلاں بات تو ''زرداری دور'' کی ہے اس لئے یہ صرف زرداریوں کے لئے ہے' یہ طرز فکر وعمل درست نہیں ہے' ضیاء دور تو ایک عشرے پر مشتمل ہے' اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جنرل سکندر مرزا نے بھٹو صاحب کو ملکی سیاست میں داخل کیا' جنرل ایوب نے پروان چڑھایا' جنرل یحییٰ نے رفاقت مہیا کی اور جنرل مشرف نے بھٹو خاندان کے ساتھ این آر او کیا۔ یہ سارے جرنیل کبھی آمر نہیں کہلائے' صرف ایک ضیاء ہی پیپلز پارٹی کا اکلوتا معتوب جرنیل ٹھہرا۔ میڈیا جب شعور دے رہا ہے تو میڈیا ورکر خود بھی عقل وشعور کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں (ایک بزرگ صحافی کو ٹی وی پر ایک سابق جج پر مسلط دیکھا کہ جج صاحب موجودہ قاضی القضات کے بارے میں ان کی پسند کا

کوئی کلمہ اگلیں) یہ طرز عمل قابل تعریف نہیں ہے' ایک مذاکرے میں معروف علمی شخصیت ڈاکٹر انیس صاحب نے بجاطور پر ایسے مسائل کے بہانے توجہات دوسرے امور و حالات سے ہٹانے کی چال کا امکان ظاہر کیا تو اینکر پرسن کو اچھا نہ لگا' شیریں رحمان پارلیمنٹ میں اپنا موقف پیش کریں کہ یہی ان کا اصل پلیٹ فارم ہے' تاہم پارلیمنٹ کے اجزائے ترکیبی اصل جج یعنی ''عوام'' کی نظر کے سامنے ہیں' انہیں ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ پارلیمنٹ کی طاقت احکام الٰہی کے اتباع میں ہے ورنہ کروڑوں پارلیمنٹیں ایک آیت ربانی یا حدیث نبوی کے مقابلے میں صفر سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں' آسیہ کسی آبادی میں رہتی ہے' وہاں کے لوگوں نے اس کے خلاف کوئی رپٹ کرائی ضلعی عدالت نے ایک فیصلہ دیا' وہ اس فیصلے کے بارے میں کسی اور عدالت میں جاسکتی ہوگی' عدالتیں تو آئے روز فیصلے ہی کرتی ہیں' اس قصے کو ٹی وی اون پر کون لایا' کب لایا' کیوں لایا؟ آسیہ کے عمل کے ساتھ اسے ٹی وی کے مخصوص نوعیت کے مباحثوں میں لانے والے بھی اپنے اپنے عمل کے ذمہ دار ہیں' موضوع اتنا اہم اور نازک ہے کہ الزام لگانے والوں سے لے کر اس کے چرچے کرنے والوں تک کا احتساب ہونا چاہیے۔ عدالتی مسائل پر گفتگو کا دائرہ متعین ہوتا ہے' پھر ہمارے ملک میں عدلیہ کی اپنی ایک تاریخ ہے' عدلیہ کے بارے میں بھی کئی رویے ہیں تو کون کس طرح کس کا استحصال کر رہا ہے' یہ بھی مسئلہ کے زاویئے ہیں کیا ٹی وی والوں نے مفتی رفیع عثمانی' مولانا محمد اسحاق فیصل آبادی' مولانا طارق جمیل' مفتی زین العابدین' علامہ جوہری' مولانا طاہر القادری' قاضی حسین احمد' پروفیسر حافظ محمد ارشد گوجرانوالہ' مولانا اشرفی (جامعہ اشرفیہ) جیسی شخصیات کو ٹی وی پر سنایا جائے' ٹی وی کے پسندیدہ افراد قابل قدر ہوسکتے ہیں' مگر پاکستان کے عوام الناس کی غالب اکثریت ان کے بارے میں ٹی وی والوں کی ہم خیال نہیں' علمائے سعودی عرب میں سے کس کی رائے حاصل کی گئی ہے' علماء ایران سے کس قدر استفادہ کیا گیا ہے۔

نبی آخر الزماں ﷺ کے ناموس کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے' بے نظیر بھٹو کے خون کے نام پر ایک ''ابنارمل جمہوری عمل'' کے ذریعے اقتدار تک پہنچنے والے ازقسم شیریں رحمان لوگ عقائد کی دنیا میں گفتگو اور دخل اندازی کرتے وقت خود بھی اعتدال کی راہ پر رہیں اور پھر لوگوں کو اعتدال کی تلقین کریں۔

---

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
آپ اپنے مضامین بنام مدیر الحق بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں
editor_alhaq@yahoo.com